بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ / ۷۳ | بدھ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۳ احسان ۱۳۶۳ھش ؛ ۱۳ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ احسان / جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امامِ جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

خدا تعالیٰ اپنے پورے جلال کا اظہار کرے گا

جماعت احمدیہ کے لیے خوشخبری ہے کہ اُن کی التجاؤں کو قبول کیا جائے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امامِ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۲۴ جون (۱۹۸۳ء) کو ایک خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرمایا:—

"جتنی دفعہ بھی خدا کے نام لیواؤں پر ظلم کئے گئے۔ بلا استثناء سارے خطۂ عالم پر ایک ہی تاریخ آپ کو دوہرائی جاتی نظر آئے گی اور وہ تاریخ یہ ہے کہ مظلوم نہیں مٹے اور ظالم مٹا دیئے گئے..... کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس کو اختیار کر کے دشمن نے اُن کو گزند پہنچانے کی کوشش کی ہو اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو غیر معمولی برکت نہ عطا فرمائی ہو۔"

"کتنا ہیبت ناک نتیجہ ہے جو تاریخ نے بار بار دُنیا کے سامنے اسباق کی صورت میں دُہرایا ہے لیکن جاہل اور آنکھوں کے اندھے ان نتائج کو نہیں دیکھ سکے۔"

پس جماعت احمدیہ کے لئے خوشخبری ہے۔ اُن کے لئے بھی خوشخبری ہے جن کی اُمنگیں پوری کی جائیں گی اور جن کی التجاؤں کو اس رنگ میں قبول کیا جائے گا کہ اللہ اُن کی پیش ہونے والی قربانیوں کو قبول فرمائے گا، اُن کی پیش کی جانے والی جانوں کو قبول فرمائے گا، اُن کے پیش کئے ہوئے گھروں کو قبول فرمائے گا۔ اُن کے پیش کئے ہوئے عمر بھر کے اثاثوں کو قبول فرمائیگا۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی اُن کے لئے خوشخبری ہے۔ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ۔ وہ اُن لوگوں میں شامل ہو گئے جنہوں نے اپنی اُمنگوں کو پورا کر لیا۔ اور اُن کے لئے بھی خوشخبری ہے جن کیلئے خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور دُنیا کو اس بات کی استطاعت نہیں ہوگی۔ اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اُن کو مٹا سکے۔ جس پہلو میں بھی اُن کو کمزور کرنے کی کوشش کی جائیگی وہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور طاقتور ہو کر نکلیں گے یعنی خدا اپنے پورے جلال کا اظہار اُن کے لئے کرے گا۔ پس اُن کے لئے بھی خوشخبری ہے۔ گھاٹے کا سودا تو نہ اس طرف ہے نہ اُس طرف۔"

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۳ء صفحہ ۴-۵)

عمر ناپائیدار پر بھروسہ عقلمند کا کام نہیں

"عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر تاڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا جب کہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا۔ اگر زندگی خدا کے لیے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:
"علم کے تین مدارج ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈالکر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔" (الحکم قدسیہ صفحہ ۱۲)

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسب حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

مجالس انصار اللہ اس بات کی نگرانی کریں کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے

قیادت ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری

۱۳ احسان ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی پناہ میں آنے کا انمول موقع

خدائی جماعتوں کے افراد کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دین کی راہ میں انہیں جو تلخیاں اٹھانی اور سختیاں جھیلنی پڑیں۔ ان پر صبر سے کام لیں اور دنیا سے دل برداشتہ ہو کر اور دنیا کے عیش و آرام سے دستکش ہو کر خدا کی طرف جھکیں اور اس سے حصول استقامت کی دعائیں مانگیں۔ جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے دین کی راہ میں پیش آنے والی تلخیوں اور سختیوں کو برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور استقامت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے خدا تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہو کر انہیں پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں لے لیتا ہے اور وہ اس کی پناہ اور امان میں آجاتے ہیں اور اس طرح مخالفوں کی ایذا رسانیوں سے بکلی محفوظ ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تلخیاں اٹھانے اور سختیاں جھیلنے کی مشق کرانے کا ایک مستقل انتظام کر رکھا ہے اور جب وہ اس مشق میں سے کامیابی سے گزر کر اس کورس کو مکمل کر لیتے ہیں تو ان کو وہ ایسے عظیم الشان انعام سے نوازتا ہے کہ گویا انہیں پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں لے لیتا ہے۔ اس طرح وہ شیطان کے حملوں سے بکلی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ شیطان کے لئے ممکن نہیں رہتا کہ وہ انہیں ورغلا کر دین کی راہ سے برگشتہ کر سکے۔ تلخیاں اٹھانے اور سختیاں جھیلنے کی یہ مشق یا ریفریشر کورس رمضان کے روزوں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات کی شکل میں ان کے لئے ہر سال آتا ہے اور انہیں پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں جا بیٹھنے کا انمول موقع مہیا کرتا ہے۔ اگر رمضان کی اصل روح اور اس میں پوشیدہ حکمتوں پر غور کی جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ رمضان کے روزوں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندے اس کی خوشنودی کی خاطر از خود تلخیاں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر اس کی پناہ اور امان میں آجائیں اور اس طرح شیطانی حملوں سے اپنے آپ کو کلی طور پر محفوظ کر لیں۔

رمضان کے مہینہ میں ایک روزہ دار لذیذ کھانے اور طرح طرح کی نعمتیں موجود ہونے کے باوجود دن کے اوقات میں از خود ان سے دور رہتا ہے۔ وہ بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کرتا ہے اور ان اوقات میں محض رضائے الٰہی کی خاطر ان تمام نعمتوں کے استعمال کو اپنے لئے وقتی طور پر حرام قرار دے لیتا ہے۔ پھر وہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت قرآن مجید کی تلاوت، ذکر الٰہی اور دردمندانہ و متضرعانہ دعاؤں میں گزارتا ہے، راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز تہجد میں اپنے مولیٰ کے حضور آہ و زاری کرتا ہے، حسب استطاعت صدقہ و خیرات بھی دیتا ہے، دن کے اوقات میں ازدواجی تعلقات سے بھی کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ الغرض وہ خود اپنے اوپر مشقت وارد کر کے خاص عزم اور تعہد کے ساتھ مسلسل ایک ماہ تک تلخی اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ اس کا اس رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں تلخی اٹھانا اسے اس قابل بناتے کا موجب بنتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں بٹھا لے اور اسے ہر قسم کے خطرات سے بچانے کے لئے اس کی سپر بن جائے۔

ان تمام مومنوں کو جو رمضان کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی دیگر مخصوص عبادات کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ بجا لاتے ہیں رمضان کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں بیٹھنے کا انعام ضرور عطا کیا جاتا ہے۔ اس رفیع الشان انعام کا ملنا اس حدیث قدسی سے بھی ثابت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے سب عمل اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اس سے ثابت ہے کہ روزوں کی مشقت کے نتیجہ میں انسان کو خدا تعالیٰ کا وصال نصیب ہو جاتا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور وہ ایک رنگ میں پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ یہ عظیم الشان انعام دنیا کی لذتوں سے کنارہ کش ہونے اور خدا کی خاطر تلخی اٹھانے کے نتیجہ میں ہی میسر آتا ہے۔

الغرض دنیا کی لذتوں سے منہ موڑے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تلخی اٹھائے بغیر کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ایسا پیارا نہیں بن سکتا کہ خدا تعالیٰ اسے ایک پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں بٹھا لے اور وہ اس کی حفاظت اور امان میں آجائے۔ رمضان کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کو جو اس ماہ مبارک کے روزے رکھتے اور اس کی مخصوص عبادات پوری شرائط کے ساتھ بجا لاتے ہیں خدا کی راہ میں تلخی اٹھانے اور اس کی حفاظت و امان میں آنے کا انمول موقعہ عطا کرتا ہے۔

رمضان کا موجودہ مہینہ جس میں سے آج کل ہم گزر رہے ہیں اس حال میں ہم پر آیا کہ خدا اور اس کے دین کی خاطر ہم پہلے ہی سے خارجی طور پر وارد ہونے والی تلخیوں اور سختیوں میں سے گزر رہے تھے۔ ان تلخیوں اور سختیوں کے علاوہ رمضان کے مجاہدہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی مقدر کردہ نہایت ہی مبارک تلخیاں اور سختیاں ہم نے دلی مسرت اور روحانی حلاوت کے طور پر از خود اپنے پر وارد کی ہیں۔ یہ دونوں قسم کی مشقتیں ان شاء اللہ القدیر رنگ لائیں گی اور خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت اور وعدوں کے بموجب پہلے سے کہیں بڑھ کر رجوع برحمت ہو گا اور حسب سابق پیارے بچے کی طرح اپنی گود میں لے لے گا۔ یعنی ہر قسم کے خطرات کے بالمقابل ہماری سپر بن جائے اور اپنی قدرت کے کرشمے دکھائے گا۔

پھر سے رمضان آگیا پیارو

پھر سے رمضان آگیا پیارو
برکتیں اس کی سب سمیٹ لیں ہم
خشیت اللہ میں دن گزاریں ہم
آخر شب کچھ اس طرح روئیں
دن کو قرآن کی تلاوت ہو
ہاں سنور جائے عاقبت اپنی
ساری دنیا کا آقا و مولا
حق ہی غالب ہے حق ہی غالب ہے

ہم میں اک حشر سا بپا ہو جائے
قرب حق کا ہمیں عطا ہو جائے
شب کو سجدوں کی انتہا ہو جائے
عرش پر شور سا بپا ہو جائے
رات کو گریہ و بکا ہو جائے
در فردوس ہم پہ وا ہو جائے
سید الخلق مصطفیٰ ہو جائے
ساری دنیا میں غلغلہ ہو جائے

حق کی نظر کرم جو ہو اس پر
آہ محمود بھی رسا ہو جائے

(مرزا محمود احمد - ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے، کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقامت

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف، وکالت تبشیر، ربوہ

(قسط نمبر ۲)

حضرت عثمانؓ بن مظعون

صوفی منش حضرت عثمان بن مظعون جمحی کو کافر سردار ولید بن مغیرہ نے پناہ دے رکھی تھی اور جنہیں کوئی بڑا سردار پناہ دے دیتا وہ ظالموں کی دستبرد سے محفوظ ہو جاتا۔ جب عثمانؓ بن مظعون نے دیکھا کہ میں ولید کی پناہ کی وجہ سے امن و امان میں ہوں اور میرے ساتھی صحابہؓ مبتلائے آلام ہیں اور انہیں اذیت پہنچائی جا رہی ہے۔ یہ تو میرا بڑا نقصان ہے۔ چنانچہ وہ ولید کے پاس گئے اور کہا اے ابو شمس۔ آپ کی پناہ میں واپس کرتا ہوں۔ ولید نے سمجھا شاید میری پناہ کے باوجود کسی نے انہیں اذیت دی ہے۔ انہوں نے کہا بھائی کیوں؟ کیا کسی نے میری قوم سے تجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ عثمانؓ نے جواب دیا۔ نہیں۔ ایسا نہیں۔ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں ولید نے کہا پھر مسجد میں جا کر اعلان کر کہ میری پناہ تو نے رد کر دی۔ کیونکہ میں نے بھی علی الاعلان تجھے پناہ دی تھی۔ چنانچہ ولید نے مسجد میں جا کر کہا یہ عثمان میری پناہ لوٹا رہا ہے۔ عثمانؓ نے ولید کی بات کی تصدیق کی اور ساتھ ہی کہا۔ میں نے ولید کو باوفا اور شریف پناہ دینے والا پایا۔ لیکن میں اب چاہتا ہوں کہ سوائے خدا کے کسی کی پناہ طلب نہ کروں۔ اس پر حضرت عثمان قریش کی اس مجلس میں بیٹھ گئے۔ جہاں مشہور شاعر لبید بن ربیعہ اپنے اشعار سنا رہا تھا۔ اس کے پہلے مصرعہ

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

کہ سوائے خدا کے ہر چیز جھوٹ ہے۔ مرنے والی ہے۔ عثمانؓ نے داد دی لیکن جب اس کا دوسرا مصرعہ اس نے پڑھا

وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

کہ ہر نعمت ضرور زائل ہونے والی ہے تو عثمانؓ نے کہا جھوٹ۔ جنت زائل نہ ہوگی۔ لبید نے اسے ہتک محسوس کیا اور اہلِ مجلس کو عثمانؓ کے خلاف بھڑکایا۔ چنانچہ ایک آدمی اٹھا اس نے اس زور کا طمانچہ عثمانؓ کو رسید کیا کہ عثمانؓ کی آنکھ پر سخت چوٹ آئی۔

ولید بھی پاس ہی تھا اس نے کہا بھتیجے معلوم ہوتا ہے تجھے اس آنکھ کی ضرورت نہ تھی تجھے میری مضبوط پناہ حاصل تھی۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ میری یہ آنکھ میری دوسری آنکھ کی طرح راہِ خدا میں قربان ہونے کی خواہش مند تھی ولید! میں اس خدا کی پناہ میں آگیا ہوں جو تجھ سے زیادہ معزز اور طاقت ور ہے۔ اس پر ولید نے کہا بھتیجے اگر تو چاہے تو پھر میری پناہ میں لوٹ آ۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون نے ولید کو نفی میں جواب دیا۔

(ابن ہشام جلد اوّل صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۸)

یہ درست ہے کہ خدا سے عفو اور عافیت طلب کرنے کا ارشاد ہے۔ لیکن خدا کے صابر بندے عثمانؓ بن مظعون جیسے بھی ہوا کرتے ہیں جنہیں راہ خدا میں دکھ سہہ کر لطف آتا ہے۔ خدا نے اگر ان کو دولت اسلام سے مزین کیا تو انہوں نے اپنے کارناموں سے تاریخِ اسلام کو زینت بخشی۔

؎ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بھائی نے بہن کو لہولہان کر دیا

خبابؓ کے ذکر میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہؓ اور ان کے بہنوئی حضرت سعیدؓ کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کو اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام کی خبر نہ تھی۔ ایک روز وہ تلوار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے گھر سے نکلے راستہ میں نعیمؓ بن عبداللہ ملے۔ یہ بھی مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن اپنے اسلام کو ظاہر نہ کیا تھا۔ انہوں نے عمرؓ کے تیور بگڑے دیکھے تو پوچھا عمر! کہاں کا ارادہ ہے۔ جواب میں عمرؓ نے کہا اس محمدؐ کی طرف قتل کے لیے جا رہا ہوں۔ جو ہمارے دین سے نکل چکا ہے اور قریش کو جس نے پراگندہ کر رکھا ہے ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے ہمارے خرد مندوں کو بے وقوف بنا رہا ہے ہمارے دین کو بگاڑ رہا ہے نعیمؓ نے جواب میں کہا۔ عمر اگر تم ایسا کرو گے تو ان کا قبیلہ تمہیں زندہ چھوڑے گا؟ جا اپنے گھر جا کر خبر لے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کونسا میرا گھر نعیم نے کہا تمہارے بہنوئی سعیدؓ اور بہن فاطمہؓ کا گھر۔ خدا کی قسم وہ واقعی مسلمان ہو چکے ہیں اور انہوں نے محمدؐ کے دین کی پیروی کر لی ہے؟ عمر وہیں سے اپنی بہن کے گھر کو پلٹے۔ اس وقت حضرت خبابؓ انہیں قرآن کی سورہ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔ عمر کو آتے دیکھا تو خباب تو گھر کے کسی کونے میں چھپ گئے۔ لیکن حضرت عمرؓ قرآن کی آواز سن چکے تھے انہوں نے پوچھا یہ آواز کیسی تھی۔ بہن اور بہنوئی نے حضرت عمرؓ کو ٹالنا چاہا۔ تو عمرؓ نے دوسرا سوال کیا کہ میں نے سنا ہے تم مسلمان ہو چکے ہو۔ یہ کہا اور اپنے بہنوئی کو گریبان سے پکڑ لیا۔ حضرت عمرؓ کی بہن اپنے خاوند کو چھڑانے کے لیے درمیان آئی تو حضرت عمرؓ نے بہن سر پر ایسی ضرب لگائی کہ خون بہنے لگا۔ اب بہن اور بہنوئی نے کہا ہاں ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جو کرنا ہے کر لو۔ حضرت عمرؓ نے بہن کا بہتا خون دیکھا تو اپنے کیے پر پشیمان ہوئے۔ دل پسیج گیا۔ بہن سے کہا مجھے بھی دکھاؤ تم کیا صحیفہ پڑھ رہے تھے۔ بہن نے کہا مجھے خدشہ ہے تم اس صحیفہ کی بے حرمتی نہ کرو حضرت عمرؓ نے اپنے معبود کی قسم کھا کر کہا ایسا نہیں ہوگا۔ میں پڑھ کر واپس کر دونگا۔ بہن نے عمر کی یہ کیفیت دیکھی تو کہا میرے بھائی۔ تم شرک کی وجہ سے نجس ہو اور قرآن کو پاک آدمی ہی چھو سکتا ہے۔ عمر نے غسل کیا۔ بہن نے قرآن پاک عمر کے ہاتھ میں دیدیا عمر نے سورۃ طٰہٰ کی آیات پڑھیں تو فطرت کی آواز ابھری اور عمر یوں گویا ہوئے یہ کتنا اچھا کلام ہے۔ خبابؓ جو ابھی تک چھپے بیٹھے تھے پھر باہر نکلے اور کہا۔

"عمر! خدا کی قسم کل میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے سنا تھا کہ خدایا یا ابوالحکم بن ہشام کو مسلمان کر دے یا عمر بن خطاب کو۔ عمر! خدا کی طرف توجہ کر۔ خدا کی طرف"

حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو کہا خبابؓ بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ کہاں ہیں۔ خبابؓ نے کہا کوہ صفا پر فلاں مکان میں۔ عمر سیدھے وہاں پہنچے۔ دروازہ پر دستک دی۔ ایک شخص نے دروازہ کی روزن سے دیکھا تو گھبرا کر کہا عمر تلوار لٹکا کے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ حضرت حمزہؓ بھی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے تھے وہ بولے۔ آنے دیجئے عمر کو اگر خیر سے آئے ہیں تو فبہا ورنہ ان کی تلوار سے ان کا سر قلم کر دوں گا اجازت ملنے پر حضرت عمرؓ گھر میں داخل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے۔ حضرت عمرؓ کی چادر کو پکڑ کر کہا عمر کیسے آئے ہو۔ خدا کی قسم تم رک جاؤ اپنے برے ارادہ سے ورنہ خدا کا عذاب نازل ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ۔ میں ایمان لانے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

عمرؓ کی زبان سے یہ سنا تو رسول بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ حضور نے اپنا ہاتھ عمرؓ کے سینہ پر پھیرا اور ان کی استقامت کے لیے دعا فرمائی۔ مسلمانوں کو حمزہؓ کے بعد عمرؓ کے اسلام لانے پر بڑی خوشی ہوئی۔ انہوں نے کہا اب یہ دونوں دشمنوں سے خوب نپٹ لیں گے۔

(ابن ہشام جلد اوّل قصۃ اسلام عمر بن الخطابؓ)

حضرت عمرؓ سے سلوک

اسلام لانے کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا۔ کون خبر پھیلانے میں سب سے ماہر ہے۔ کسی نے بتلایا جمیل بن معمر الجمحی حضرت عمرؓ صبح صبح اس کے پاس پہنچے اور کہا جمیل تمہیں علم ہے میں مسلمان ہو گیا ہوں اور محمدؐ کے دین کو قبول کر چکا ہوں جمیل نے یہ سنا تو فوراً خانہ کعبہ گیا۔ جا کر بلند آواز سے اس نے کہا اے قریشیو! عمر بن خطاب صابی ہو گیا ہے۔ (صابی کے معنے جو دین سے نکل گیا) حضرت عمرؓ بھی اس کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچے اور کہا یہ جھوٹ کہتا ہے۔ میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسولؐ ہیں اس پر خانہ کعبہ کے گرد جو لوگ مجلسیں جمائے بیٹھے تھے۔ وہ اٹھے اور حضرت عمرؓ پر پل پڑے۔ حضرت عمرؓ بھی مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ سورج کے طلوع ہونے تک عمرؓ ان کا مقابلہ کرتے رہے اس اثناء میں ایک آدمی خوبصورت لباس میں ملبوس وہاں آیا اس نے لوگوں کو کہا یہ کیا کر رہے ہو۔ چھوڑ دو اسے۔ ایک آدمی نے اپنی مرضی سے ایک چیز کو اختیار کر لیا۔ تمہیں کیا! اور یہ شخص عاص بن وائل سہمی تھا۔

(ابن ہشام جلد اوّل صفحہ ۲۳۳)

سعدؓ بن ابی وقاص

سعدؓ اور ان کے بھائی عمرؓ بن ابی وقاص بھی مکہ میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ یوں تو ہر شخص جو مسلمان ہوتا اُسے دکھ دیا جاتا وہ مبتلائے آلام کیا جاتا۔ مشہور مؤرخ ابن ہشام لکھتے ہیں:۔

"ثُمَّ اِنَّ قُرَیْشًا تَآمَرُوْا بَیْنَھُمْ عَلٰی مَنْ فِی الْقَبَائِلِ مِنْھُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا مَعَہٗ فَوَثَبَتْ کُلُّ قَبِیْلَۃٍ عَلٰی مَنْ فِیْھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یُعَذِّبُوْنَھُمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یفتنونھم عن دینھم"

(ابن ہشام جزو اول ص۱۷۳)

کہ جن قبیلوں سے کوئی آنحضرت صلی اللہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لے آیا قریش نے آپس میں ایک دوسرے کو اکسایا۔ اور ہر شخص اپنے قبیلہ کے ان لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے۔ طرح طرح کی اذیتیں اور دکھ دینے لگ گئے۔

سعدؓ بن ابی وقاص کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ یہ قریشی تھے۔ اور ان دس خوش نصیب صحابہؓ میں سے تھے جنہیں اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔ یہ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے ایک تھے۔ خود ان کی روایت ہے۔

کہ میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا آدمی تھا۔

(اکمال فی اسماء الرجال)

سترہ سال کی عمر میں یہ اسلام لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ان کے قبیلہ سے تھیں۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ماموں بھی کہا کرتے۔

بلکہ فرمایا کرتے یہ ہیں میرے ماموں کوئی دکھائے مجھے اپنا ایسا ماموں۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو ماں نے کہا۔ (اسد الغابہ جلد ۲)

یہ تو نے کیا نیا دین قبول کر لیا ہے میں اس وقت میں کچھ نہ کھاؤں گی جب تک تم اس دین کو چھوڑو گے نہیں۔ انہوں نے ماں کی بہتری منت سماجت کی۔ کہا ماں ایسا نہ کر ایک دن اور ایک رات جب ماں نے کچھ نہ کھایا پیا تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی مشکل بیان کی۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعھما

(عنکبوت آیت ۹)

کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی فرمانبرداری نہ کر چنانچہ سعد والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:۔

"ماں! اگر آپ میں ہزار جانیں ہوتیں۔ اور ایک ایک کر کے فاقہ کشی کی وجہ سے نکلتی تو بھی میں دین کو نہ چھوڑتا

(اسد الغابہ جلد ۲ حالات سعد بن ابی وقاص)

صبر کے معنے جھیلنے اور سہنے کے ہیں ہر تکلیف انہوں نے برداشت کی لیکن دین کو ہاتھ سے نہ چھوڑا انہوں نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کی یہی حضرت سعد کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم پر ایسے وقت بھی آئے کہ کھانے کو یا انگور کی بیل کے پتے ہوتے یا کیکر کے۔ اس خشک غذا کی وجہ سے ہم بکری کی طرح مینگنیاں کرتے صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کی تمام حالتیں وارد ہوئیں۔

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین

(البقرہ آیت ۱۵۶)

(یعنی ہم ان جو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں گے۔ وہ دین کے اخلاص میں آگے ہی بڑھتے ان کا جوش جنون ابتلاؤں کے وقت اور بڑھتا وہ آستانہ الوہیت پر گرتے۔ اگر جذبہ ترحم اور انسانیت کے تحت کسی نے انہیں وقتی طور پر پناہ دی تو انہوں نے دوسرے وقت میں اس پناہ کو بھی رد کر دیا ان میں سے ایک ایک کی زندگی آنے والوں کے لیے مشعل راہ بنی۔ ہادی برحق نے درست ہی فرمایا تھا۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے راہنمائی حاصل کرو گے۔ ایک دوسری حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر واھتدوا بھدی عمار

(اسد الغابہ جلد ۴ ص۴۲ نمبر ۴۶)

اے لوگو! میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا اور عمار کی راہ پر چلنا

حضرت عمار کا ذکر اوپر آ چکا ہے کہ ان کا سارا کنبہ مبتلائے آلام تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ظلم ہوتا دیکھتے تو تسلی دیتے

صبرا

اے آل یاسر صبر کرو۔ یاسر عمارؓ کے والد کا نام تھا۔ اللہ کی جنت کا تم سے وعدہ کرتا ہوں یہ ابتلاء کی کٹھالی میں ڈالے گئے تو یہ جنس کندن بن کر نکلی۔ ان کا ایمان خدا اور اس کے رسولؐ پر اور بڑھا۔ خدا کی محبت اور اخلاص میں انہوں نے ایسی ترقی کی کہ اللہ کی جانب سے انہیں رضی اللہ عنہم کا خطاب ملا۔ وہ خدا کی تقدیر پر راضی ہوئے تو اللہ ان پر راضی ہو گیا۔

مسافر کو بھی امان نہ تھی

ایک رات بیعت عقبہ میں مدینہ کے جو لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں ایک سعدؓ بن عبادۃ بھی تھے جو مدینہ کے خزرج قبیلہ کے سردار تھے۔ کفار قریش ان لوگوں کی تلاش میں جہاں ان کا قیام تھا جا نکلے۔ اور کہا خزرجیو! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہاں سے نکال لے جانا چاہتے ہو۔ اور ہم سے لڑنے کو تیار ہو خزرج کے مشرکوں کو تو رات کی اس گفتگو کا کوئی علم نہ تھا لہذا انہوں نے اس بارہ میں کسی قسم کے علم سے انکار کیا۔ اس وقت تو وہ ٹل گئے۔ لیکن بیعت عقبہ میں شامل ہونے والوں کی ٹوہ میں رہے حتیٰ کہ مکہ کے باہر انہیں سعدؓ بن عبادۃ اور منذرؓ بن عمرو مل گئے ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نقیب بھی مقرر کیا تھا۔ اس رات بارہ نقیب مقرر کیے گئے تھے جن میں سے دو یہ تھے منذرؓ بن عمرو کو تو وہ پکڑ نہ سکے سعد بن عبادۃ قابو آ گئے۔ انہوں نے سعد کے کجاوے کی رسی سے اس کے ہاتھ پیچھے باندھ دیے۔ اور مکہ میں مارتے ہوئے لے آئے۔ کبھی تو وہ آپ کے بالوں کو پکڑ کر گھسیٹتے کبھی زد و کوب کرنے لگ جاتے۔ سعد خود بیان کرتے ہیں وہ مجھ پر یہ مشق ستم کر رہے تھے کہ قریش کے کچھ آدمی سامنے سے آئے ان میں سے ایک بڑا وجیہہ۔ لمبا تڑنگا۔ بہت نمایاں تھا۔ میں نے دل میں کہا اگر ان میں سے کوئی بھلا آدمی ہے تو یہ ہے۔ جب وہ قریب آیا تو اس نے مجھے ایسا ہاتھ رسید کیا کہ میں نے کہا بخدا ان میں سے کسی میں کوئی بھلائی نہیں۔ وہ مجھے گھسیٹتے لے جا رہے تھے۔ کہ ایک آدمی نے مجھے کہا کیا قریش میں تیرا کوئی حلیف نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ مطعم بن عدی اور حارث بن حرب کو میں مدینہ میں پناہ دیتا ہوں ان پر کوئی ظلم ہونے نہیں دیتا۔ تب اس شخص نے کہا۔ ان کا نام لے کر پکارو اور بتاؤ کہ تمہارے درمیان معاہدہ ہے۔ چنانچہ سعدؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر اس شخص نے مطعم اور حارث کو جا کر کہا کہ اس طرح ایک شخص آپ کو پکار رہا ہے انہوں نے پوچھا وہ کون ہے۔ اس نے کہا سعدؓ بن عبادۃ۔ انہوں نے کہا وہ درست کہہ رہا ہے وہ ہمارے تجار کو مدینہ میں پناہ دیتا ہے لوگوں کے ظلم سے انہیں بچاتا ہے۔ چنانچہ وہ آئے اور سعد بن عبادۃ کو ان کے چنگل سے چھڑایا۔

(ابن ہشام جزو دوم ص۳۰۷ تا ص۳۰۸)

مدینہ کا یہ سردار صحابیؓ حج کے موسم میں حرم کے اطراف میں اس گناہ کی سزا بھگت رہا تھا کہ وہ خدائے واحد اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا۔ وہ جو قریش کے آدمیوں کی مدینہ میں حفاظت کرتا تھا۔ آج قریش کے مظالم سہہ رہا تھا۔

(باقی)

جماعت کو نصیحت:

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ، مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور ناملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے۔ میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۸۱)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

امراء کرام و صدر صاحبان کے لئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال نو کا تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر آپ تلاش کریں تو آپ کو ایسے ہزارہا احمدی مل جائیں گے جو ابھی لازمی چندہ جات میں شامل نہیں ہوئے اور ہزارہا کو ان کے خاندانوں کی تعداد سے ضرب دیں تو وہ تعداد ایسی ہے جو تحریک جدید میں شامل ہو سکتی ہے۔"

وہ احباب جو تحریک جدید میں شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔ (وکیل المال اول)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک عظیم الشان برکات

(مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کوٹلی آزاد کشمیر)

دنیا کے تمام مذاہب میں روحانیت کے ارتقاء کے لئے اللہ تعالےٰ نے کچھ عبادات مقرر کی ہیں جن کے بجا لانے سے انسان اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

قرآن کریم میں تخلیق انسانی کی علت غائی عبادت بیان کی گئی ہے جیسے فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ (الذاریات)

ترجمہ:۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

عبادت کے معنی ہیں۔ اطاعت خضوع مذلت اور خدمت سے اپنے محبوب کی تجویز کردہ راہوں کی تمام شرائط کے ساتھ پابندی۔ اور محبت کے لحاظ سے محبوب کی یکتائی کو تسلیم کرنا۔ رمضان بے انتہا برکتوں والا مہینہ ہے اس کی ابتداء رحمت ہی رحمت ہے اور اس کے درمیان میں مغفرت ہے اور آخر میں انسان آگ سے نجات حاصل کر کے جنت کا مستحق بنتا ہے۔ حدیث نبوی میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے۔ میں خود اس کی جزاء بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالےٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اُسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہو گی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالےٰ کی ملاقات نصیب ہو گی۔

رمضان کی علت غائی

اگر ہم رمضان کو اس کی مخصوص شرائط کے ساتھ گذاریں تو یہ انسان میں عظیم الشان قرآنی ہدایات سے مستفیض ہونے کی اہلیت پیدا کر دیتا ہے اس عظیم الشان برکت کا جو فی الحقیقت اس کی اصل اور بنیادی برکت ہے ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ آیت ۱۸۴)

فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم تقویٰ کی صفت سے متصف ہو۔

روزوں کے نتیجہ میں انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا ہوتی ہے اور جب تک یہ صفت پیدا نہ ہو ہم قرآن کریم سے صحیح معنی میں مستفیض نہیں ہو سکتے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

(البقرہ آیت ۳)

یہی کامل کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں یہ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

اس آیت قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ قرآنی ہدایت سے مستفیض ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلی شرط تقویٰ کی رکھی ہے ادھر رمضان کے روزے اسی لئے فرض کئے گئے ہیں کہ ان کی مدد سے انسان متقی بنے اور تقویٰ میں ترقی کرے جس سے لازمی نتیجہ یہ پیدا ہو گا کہ روزہ دار میں قرآنی ہدایت سے مستفیض ہونے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی۔

دراصل حقیقی راز یہی ہے کہ یہ متقی بنا کر تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

گناہوں کی مغفرت

حدیث نبوی ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

حدیث نبوی ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔

قبولیت دعا کا مہینہ

یہ مہینہ رحمتوں کو لٹانے کا ہے خدا آسمان سے زمین پر اس لئے آتا ہے کہ اس کے بندے اس کے سامنے جھولیاں پھیلائیں اس کی رحمت کو، اس کے فضلوں کو، اس کی برکتوں کو اور اس کی رضا کو پائیں اور اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ اسی مبارک مہینہ میں لیلۃ القدر یعنی وہ مبارک رات بھی آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف بھوکا رہنے سے خدا خوش نہیں ہوتا اور صرف راتوں کو جاگنے سے اور قیام لیل یا احیاء لیل سے اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہوتا۔ بہت سے وہ بھی ہیں جو بھوکے رہتے ہیں مگر روزے کا ثواب حاصل نہیں کر سکتے بہت سے ایسے بھی ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں مگر ان پر ملائکہ کا نزول نہیں ہوتا جو نزول ان بندوں پر ہوتا ہے جو خدا تعالےٰ کے لئے اخلاص کے ساتھ فروتنی اور عاجزی کے ساتھ راتوں کو جاگ کر اس کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے خطبہ جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء میں فرمایا:۔

اے خدا! ہم جو کچھ پیش کر رہے ہیں اسے نظر انداز کر دے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہمیں اپنی مغفرت اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے ہمیں نہ کسی عمل کا دعویٰ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نہ ہم اس کا انعام تجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم یہ دعویٰ ضرور کرتے ہیں کہ تو نے اپنی ذات کو غفور بھی کہا ہے اور رحیم بھی کہا ہے پس تجھے تیرے غفور ہونے کا واسطہ، تجھے تیرے رحیم ہونے کا واسطہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز کہ اگر تو ہمیں محض اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اگر تو اپنی صفت رحیم کو جوش میں لا کر ہم پر اپنی رحمت کا سایہ کر دے تو یہ ناقص عمل ہم نے کیا کرنے ہیں اور ان کا ہمیں کیا فائدہ۔ عمل تو ہم نے اس لئے کئے تھے کہ ہم تیری خوشنودی تیری رضا کو حاصل کر لیں جب تیری مغفرت کے ذریعہ جب تیری رحمت کے ذریعہ وہ ہمیں مل گئی تو ہم یہ کیوں کہیں کہ اے خدا! ہم نے کچھ نیک کام کئے تھے۔ ان کی جزاء ہمیں دے۔

(بحوالہ الفضل ۴ جنوری ۱۹۶۷ء)

روزہ سے انسان ایک رنگ میں صفات باری کا مظہر بن جاتا ہے اور ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ سے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے۔ رمضان کی اصل اور بنیادی برکت یہی ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے مطابق ایک مسلمان کو متقی بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تقویٰ کی صفت سے مزین کرے اور ہمیں اس کی عظمت اور اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور مقبول عبادات بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ اے خدا ایسے کام کرنے کی توفیق دے۔ جن سے تو خوش ہو اور ایسے کاموں سے ہمیں بچا جن سے تو ناراض ہوتا ہے شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کر وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کیونکہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

مکرم شیخ عبدالخالق صاحب کارکن الشرکہ کی بچی عزیزہ عطیہ البصیر سعدیہ عمر تقریباً ساڑھے چار سال مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۸۴ء کو بوقت تین بجے صبح عزیز فاطمہ ٹرسٹ ہسپتال میں وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی روز صبح دس بجے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ عبدالخالق صاحب اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور اور اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

پتہ درکار ہے

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میاں عبدالغنی صاحب وصیت نمبر ۶۴۷۶ سابق سکونت اوکاڑہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر) اور والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ایک حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ اور والد صاحب کو چوٹیں آئی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمالک ناصر آباد ربوہ)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے دادا جان میاں محمد رمضان صاحب اپل

(محمد افضل اپل ابن مکرم علی حیدر اپل مربی سلسلہ کینیڈا)

میرے پیارے دادا جان نے اپنے گاؤں اور اپنی برادری میں ایک مثالی حد تک نیک اور پاک اور قابل رشک زندگی گذاری۔ پیارے دادا جان مرحوم و مغفور پر بڑے بڑے ابتلاء آئے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہے۔ سارا گاؤں آپ کے اعلیٰ اخلاق اور حسن کردار کا قائل تھا اور اکثر دور دراز سے لوگ آپ کے پاس آ کر شورے لیا کرتے تھے۔

آپ نے بچپن میں بھی اور جوانی میں بھی اور بڑھاپے میں بھی بڑے بڑے صدمے برداشت کئے۔ مگر ہمیشہ اپنے رب سے راضی رہے اور ہم سب کو بھی ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ نے خود کو ساری عمر محنت و مشقت کا عادی بنائے رکھا۔ آپ کبھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے۔ جیسا کہ عام طور پر دیہات میں رواج ہے کہ لوگ کئی کئی گھنٹے مجلسوں میں بیٹھے فضول باتوں میں وقت گذار دیتے ہیں۔ آپ ان مجالس میں کبھی شامل نہ ہوتے۔

آپ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نہایت حکیمانہ انداز سے دوسروں کو نصیحت کرتے جس کا دوسرے پر بہت اچھا اثر ہوتا۔ آپ کا کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہ تھا۔ بلکہ اگر آپ کو گاؤں میں کسی لڑائی جھگڑے کا علم ہوتا تو اکثر فریقین کو بلا کر صلح کروا دیتے۔

آپ بہت ہی مہمان نواز تھے اور آپ کی مہمان نوازی میں واقف اور ناواقف کی کوئی قید نہ تھی۔ خواہ کوئی بھی آ جاتا آپ اس کی مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے۔

پیارے دادا جان احمدیت کے لئے انتہائی غیرت مند تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کی موجودگی میں احمدیت پر اعتراض کر سکتا۔ نیکی کے لئے جرأت اور بدی کے لئے آپ کے اندر نفرت پائی جاتی تھی۔ چنانچہ ابا جان بیان کرتے ہیں کہ اکثر میں نے دیکھا کہ کسی جگہ لوگوں کی مجلس گرم ہے اور باہمی مذاق چل رہا ہے۔ اس دوران کسی نے آپ کو دور سے آتے ہوئے دیکھا تھا اور کہا کہ میاں جی آ رہے ہیں۔ خاموش ہو جاؤ۔ اور ساری مجلس خاموش ہو گئی۔

آپ کی تربیت کا طریق بہت ہی پیارا تھا۔ دوسروں کی کمزوریوں کی پردہ پوشی اور عفو و درگذر آپ کی امتیازی خصوصیات تھیں۔ آپ بہت کم گو تھے۔ تاہم آپ کی بات جامع ہوتی تھی اور موقع کی مناسبت سے چند کلمات میں ہی بات پوری کر لیتے تھے۔ چنانچہ ابا جان بیان فرماتے ہیں کہ جب میں جامعہ کا طالب علم تھا اور چھٹیاں گذارنے گاؤں گیا۔ تو ایک دن ابا جان نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کر دی ہے میں نے عرض کیا نہیں تو فرمانے لگے وصیت کو نیکی نہیں سمجھتے؟ چنانچہ ابا جان کہتے ہیں کہ میں کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور وصیت فارم پُر کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند ہمت اور حوصلہ اور جرأت عطا فرمائی تھی۔ ایک دفعہ رات کو تنہا پیدل سفر کر رہے تھے کہ کچھ فاصلے پر چند آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز آئی جب قریب آئے تو آپ نے اپنے علاقے کے مشہور ڈاکو کی آواز صاف پہچان لی مگر اپنا راستہ نہیں چھوڑا۔ ہاں ڈاکوؤں کے پاس پہنچ کر بلند آواز میں السلام علیکم کہا۔ اس کا ڈاکوؤں پر اتنا اثر اور رعب طاری ہوا کہ ان کو آپ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی

اپنے عزیز و اقارب اور برادری کا خاص خیال رکھتے تھے۔ دادا جان کافی عرصہ مقامی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ رہے آپ عمر بھر الفضل کے خریدار رہے آپ آخر عمر تک نماز باجماعت ادا کرتے رہے مگر چند سال سے بیماری اس قدر شدید تھی کہ پہلو بدلنا بھی مشکل تھا۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر اور تحمل سے گذارا۔ اس دوران دادی جان کو سب سے زیادہ آپ کی خدمت کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ دادی جان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور صبر کی توفیق بخشے اور دادا جان کو جنت الفردوس میں اپنا قرب عطا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ -

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں -

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۵۴۷

میں چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری احمد علی وڑائچ قوم لنگاہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ ۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— العبد —

چوہدری نصیر احمد ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ - خالد محمود سدھو وصیت ۲۴۰۹۲

گواہ شد نمبر ۲ - سید طاہر محمود ماجد

وصیت نمبر ۲۲۸۹۶

مسل ۲۵۵۴۸

میں ٹھیکیدار بدرالدین ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۲ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۴ ۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— العبد —

ٹھیکیدار بدرالدین ولد غلام محمد صاحب ۱۱/۲ فیکٹری ایریا ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ - مجید احمد خان سیکرٹری وقف جدید فیکٹری ایریا ربوہ

گواہ شد نمبر ۲ - محمد سعید سیکرٹری تحریک جدید فیکٹری ایریا ربوہ

مسل ۲۵۵۴۹

میں غلام فاطمہ صدر لجنہ اماء اللہ پریم کوٹ زوجہ چوہدری محمد خان بنجرا صدر جماعت پریم کوٹ قوم جٹ بنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۳ ۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— الراقمہ —

غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد خان بنجرا مقام پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد نمبر ۱ - چوہدری محمد خان خاوند موصیہ

گواہ شد نمبر ۲ - چوہدری مبارک احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

مسل ۲۵۵۵۰

میں راشدہ پروین بنت ملک عبدالحمید صاحب قوم ککے زئی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ ۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے -

انکوٹھی طلائی چھ ماشہ

اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -

— الراقمہ —

راشدہ پروین مکان نمبر ۴ ایس سٹریٹ رحمان پورہ لاہور - ۱۴

گواہ شد نمبر ۱ ملک عبدالوحید

گواہ شد نمبر ۲ عبدالحفیظ ملک

مسل ۲۵۲۸۸

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

(۱)	مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر	دارالصدر شمالی	۲۵۰ روپے
(۲)	" خواجہ محمد شریف صاحب	" جنوبی	۲۵۰۰ "
(۳)	" چوہدری محمد شریف صاحب ڈھلوں	" غربی	۲۰۰۰ "
(۴)	" مہر محمد حیات صاحب	"	۱۲۰۰ "
(۵)	" عزیز احمد صاحب باجوہ	"	۱۱۸۰ "
(۶)	" چوہدری خلیل احمد صاحب	"	۱۱۶۰ "
(۷)	" محمد اسماعیل صاحب	"	۱۱۶۰ "
(۸)	" ملک محمد رفیق صاحب	"	۱۱۲۱ "
(۹)	" رشید احمد صاحب فاروقی	" شمالی	۱۱۱۱ "
(۱۰)	" حافظ عبدالسلام صاحب	" غربی	۱۰۲۰ "
(۱۱)	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان غلام احمد خان صاحب فیکٹری ایریا		۷۱۰ "
(۱۲)	مکرم خان غلام احمد خان صاحب	"	۵۳۰ "
(۱۳)	" میاں ظہور احمد صاحب	"	۵۰۰ "
(۱۴)	" میاں عبدالرؤف صاحب	"	۵۰۰ "
(۱۵)	" چوہدری مسعود احمد صاحب	"	۵۰۰ "
(۱۶)	" بشیر احمد صاحب لائلپوری	"	۵۰۰ "
(۱۷)	" ماسٹر سعد اللہ خان صاحب	"	۵۰۰ "
(۱۸)	" امجد علی صاحب	"	۵۰۰ "
(۱۹)	" غلام احمد صاحب بیت السلطان	"	۵۰۰ "
(۲۰)	" قاسم محمود بھٹی صاحب	دارالبرکات	۵۰۰ "

(وکیل المال (اول) تحریک جدید)

خریداران مصباح کیلئے ضروری اعلان

تمام خریداران مصباح کو مئی ۸۴ء کا شمارہ ۲۳ مئی کو پوسٹ کر دیا گیا تھا۔ جن خریداران کو ۱۰ جون تک رسالہ نہ ملے خط لکھ کر دوبارہ منگوائیں۔ جون کا شمارہ ۱۵ جون کو پوسٹ کیا جائے گا۔ ماہ جون میں جن خریداران کا چندہ ختم ہو رہا ہے ان کو کارڈ لکھ دیئے گئے ہیں۔ بہت زیادہ وی۔ پی۔ پی واپس آنے کی وجہ سے جون میں کسی خریدار کو وی۔ پی۔ پی نہیں بھجوائی جائے گی۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے مزید چندہ یا اطلاع نہ آنے پر ان کا رسالہ بند کر لیا جائے گا۔

(مینیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء کرام / صدر صاحبان و مربیان سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا۔ اس لئے درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع بذریعہ ڈاک دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والے چندہ دہندگان کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ بغرض دعا ۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شامل کئے جائیں گے۔ اس قسم کی فہرست مرکز میں ۲۸ رمضان کو پہنچ جانی ازبس ضروری ہے تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کو ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست بھجوا سکیں۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ چندہ دہندگان اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین!

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

الفضل کی اشاعت پندرہ (۱۵) بیس (۲۰) ہزار تک پہنچایئے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

"الفضل" تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل" کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

میٹرک کا رزلٹ دیکھنے کیلئے تشریف لاویں
انیسہ جنرل سٹور * گلی الیکٹس گولبازار ربوہ

لیڈیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر:- نعیم احمد کھوکھر

نعیم جنرل سٹور
مین بازار شیخوپورہ

اطفال و ناصرات کا

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

شعبہ اشاعت کی طرف سے ہر سال ایک مقابلہ مضمون نویسی کروایا جاتا ہے تاکہ اطفال و ناصرات میں شوق قلم اجاگر ہو۔ چنانچہ امسال بھی یہ مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔ جس کا عنوان "سیرت حضرت طلحہؓ" ہے اطفال و ناصرات کی سہولت کے لئے چند ذیلی عناوین اور امدادی کتب درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اطفال و ناصرات اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

-: ذیلی عناوین :-

ولادت، نام و نسب، قبول اسلام، اسلام کی راہ میں تکالیف، غزوات میں شمولیت، خلفاء کے عہد میں خدمات، شہادت، امتیازی خدمات، فضائل و کمال، اخلاق و عادات، محبت رسولؐ، سخاوت، انفاق فی سبیل اللہ، اولاد۔

-: امدادی کتب :-

۱۔ روشن ستارے۔ جلد دوم — مولانا غلام باری صاحب سیف۔
۲۔ اردو ادارہ معارف اسلامیہ — جلد ۱۲۔
۳۔ حیاۃ الصحابہؓ — جلد اوّل — مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی۔
۴۔ سیر الصحابہؓ — دوم حصہ مہاجرین — مولانا سعید انصاری صاحب۔
۵۔ رحمت دارین کے سو شیدائی۔ — طالب الہاشمی۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

الفضل نہ ملنے کی شکایات

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بعض مقامات سے الفضل اخبار کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بقیہ مقامات پر بھی الفضل کے پہنچنے سے متعلق تشویش ہے۔ اس لیے امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی جماعتوں میں یہ اعلان کروا دیں کہ جن احباب کو اخبار الفضل نہیں مل رہا وہ دفتر الفضل سے رابطہ پیدا کریں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

۲۔ امراء کرام کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر ان کے حلقہ جات میں پرچہ تسلی بخش طور پر نہیں مل رہا تو اس بارہ میں اپنی تجویز سے بھی آگاہ فرمائیں کہ اس مشکل کے حل کے لیے کیا صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

• بچوں کے کھلونے • کھیلوں کا سامان
• فینسی چوڑیاں • آرٹیفیشل جیولری
• سٹیشنری • بچگانہ، مردانہ و زنانہ ہوزری • پلاسٹک کے برتن۔
کی خریداری کے لئے
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گول بازار ربوہ
(دکان صبح ۴ بجے سے رات ۹ بجے تک کھلی رہتی ہے)